

کے مانند ہے) جس کی تکمیل جھول رہی اور تنگ ڈھیلا پڑ گیا ہے۔ (جو کہیں نہ کہیں ٹھوکر کھائے گی)۔ دیکھو! ان فریب خوردہ لوگوں کے ٹھاٹھ باٹھ تمہیں درغلا نہ دیں، اس لئے کہ یہ ایک پھیلا ہوا سایہ ہے جس کا وقت محدود ہے۔

--☆☆--

خطبہ (۸۸)

تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے جو نظر آئے بغیر جانا پہچانا ہوا ہے اور سوچ بچار میں پڑے بغیر پیدا کرنے والا ہے۔ وہ اس وقت بھی دائم و برقرار تھا جب کہ نہ برجوں والا آسمان تھا، نہ بلند دروازوں والے حجاب تھے، نہ اندھیری راتیں، نہ ٹھہرا ہوا سمندر، نہ لمبے چوڑے راستوں والے پہاڑ، نہ آڑی ترچھی پہاڑی راہیں اور نہ یہ بچھے ہوئے فرشوں والی زمین، نہ کس بل رکھنے والی مخلوق تھی۔ وہی مخلوقات کو پیدا کرنے والا اور اس کا وارث ہے اور کائنات کا معبود اور ان کا رازق ہے۔ سورج اور چاند اس کی منشا کے مطابق (ایک ڈھرے پر) بڑھے جانے کی سر توڑ کوششوں میں لگے ہوئے ہیں، جو ہر نئی چیز کو فرسودہ اور دور کی چیزوں کو قریب کر دیتے ہیں۔

اس نے سب کو روزی بانٹ رکھی ہے۔ وہ سب کے عمل و کردار اور سانسوں کے شمار تک کو جانتا ہے۔ وہ چوری چھپی نظروں اور سینے کی مخفی نیتوں اور صلب میں ان کے ٹھکانوں اور شکم میں ان کے سوئے جانے کی جگہوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے، یہاں تک کہ ان کی عمریں اپنی حد و انتہا کو پہنچ جائیں۔

وہ ایسی ذات ہے کہ رحمت کی وسعتوں کے باوجود اس کا عذاب دشمنوں پر سخت ہے اور عذاب کی سختیوں کے باوجود دوستوں کیلئے اس کی رحمت وسیع ہے۔ جو اسے دباننا چاہے اس پر قابو پالینے والا اور جو

جَائِلًا خَطَامُهَا، رِحْوًا بِطَانُهَا،
فَلَا يَغْرَتُّكُمْ مَّا أَصْبَحَ فِيهِ أَهْلُ
الْغُرُورِ، فَإِنَّمَا هُوَ ظِلٌّ مَّذُودٌ،
إِلَىٰ أَجَلٍ مَّعْدُودٍ.

-----☆☆-----

(۸۸) وَمِنْ خُطْبَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَعْرُوفِ مِنْ غَيْرِ رُؤْيَةٍ، وَ
الْخَالِقِ مِنْ غَيْرِ رَوِيَّةٍ، الَّذِي لَمْ يَزَلْ
قَائِمًا دَائِمًا، إِذْ لَا سَمَاءَ ذَاتَ أَبْرَاجٍ، وَلَا
حُجُبَ ذَاتَ اِرْتِجَاجٍ، وَلَا لَيْلٍ دَاجٍ، وَلَا بَحْرٍ
سَاجٍ، وَلَا جَبَلٍ ذُو فِجَاجٍ، وَلَا فَجٍّ
ذُو اَعْوِجَاجٍ، وَلَا اَرْضَ ذَاتَ مِهَادٍ، وَلَا خَلْقٍ
ذُو اِعْتِمَادٍ؛ ذَلِكَ مُبْتَدِعُ الْخَلْقِ وَوَارِثُهُ، وَ
إِلَهُ الْخَلْقِ وَرَازِقُهُ، وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ
دَائِبَانِ فِي مَرَضَاتِهِ: يُبْلِيَانِ كُلَّ جَدِيدٍ، وَ
يُقَرِّبَانِ كُلَّ بَعِيدٍ.

قَسَمَ اِرْزَاقَهُمْ، وَ اَحْصَى اَثَارَهُمْ وَ
اَعْمَالَهُمْ، وَ عَدَدَ اَنْفُسَهُمْ، وَ خَائِنَةَ
اَعْيُنِهِمْ وَ مَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ مِنَ الضَّبِيرِ،
وَمُسْتَقَرَّهُمْ وَ مُسْتَوْدَعَهُمْ مِنَ الْاَرْحَامِ
وَ الظُّهُورِ، اِلَىٰ اَنْ تَتَنَاهَىٰ بِهِمُ الْغَايَاتُ.

هُوَ الَّذِي اِسْتَدَّتْ نِقْمَتُهُ
عَلَىٰ اَعْدَائِهِ فِي سَعَةِ رَحْمَتِهِ،
وَ اتَّسَعَتْ رَحْمَتُهُ لِاَوْلِيَائِهِ فِي شِدَّةِ نِقْمَتِهِ،

اس سے ٹکر لینا چاہے اسے تباہ و برباد کرنے والا اور جو اس کی مخالفت کرے اُسے رسوا و ذلیل کرنے والا اور جو اس سے دشمنی برتے اس پر غلبہ پانے والا ہے۔ جو اس پر بھروسا کرتا ہے وہ اس کیلئے کافی ہو جاتا ہے اور جو کوئی اس سے مانگتا ہے اُسے دے دیتا ہے اور جو اسے قرضہ دیتا ہے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے) وہ اسے ادا کرتا ہے۔ جو شکر کرتا ہے اُسے بدلہ دیتا ہے۔

قَاهِرٌ مِّنْ عَازِمَةٍ، وَ مَدْمَمٌ مِّنْ شَاقَّةٍ،
وَ مُذِلٌّ مِّنْ نَّاوَاهٍ، وَ غَالِبٌ مِّنْ عَادَاةٍ.
مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْهِ كَفَاهُ،
وَ مَنْ سَأَلَهُ أَعْطَاهُ،
وَ مَنْ أَقْرَضَهُ قَضَاهُ، وَ مَنْ شَكَرَهُ
جَزَاهُ.

اللہ کے بندو! اپنے نفسوں کو تولے جانے سے پہلے تول لو اور محاسبہ کئے جانے سے قبل خود اپنا محاسبہ کر لو۔ گلے کا پھندا تنگ ہونے سے پہلے سانس لے لو اور سختی کے ساتھ ہنکائے جانے سے پہلے مطیع و فرمانبردار بن جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ جسے اپنے نفس کیلئے یہ توفیق نہ ہو کہ وہ خود اپنے کو وعظ و پند کر لے اور برائیوں پر متنبہ کر دے تو پھر کسی اور کی بھی پند و توفیق اس پر اثر نہیں کر سکتی۔

عِبَادَ اللَّهِ! زِنُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ
تُؤْزِنُوا، وَ حَاسِبُوا هَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تُحَاسَبُوا،
وَ تَنْفَسُوا قَبْلَ ضَيْقِ الْخِنَاقِ،
وَ انْقَادِ أَقْبَلِ عُنْفِ السِّيَاقِ، وَ اعْلَمُوا أَنَّ
مَنْ لَمْ يُعِنِ عَلَى نَفْسِهِ حَتَّى يَكُونَ لَهُ
مِنْهَا وَاعِظٌ وَ زَاجِرٌ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ غَيْرِهَا
زَاجِرٌ وَ لَا وَاعِظٌ.

--☆☆--

-----☆☆-----

خطبہ (۸۹)

(۸۹) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

یہ خطبہ ”اشباح“^۱ کے نام سے مشہور ہے اور امیر المؤمنین علیؑ کے بلند پایہ خطبوں میں شمار ہوتا ہے۔ اسے ایک سائل کے جواب میں ارشاد فرمایا تھا جس نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ: آپ خلاق عالم کے صفات کو اس طرح بیان فرمائیں کہ ایسا معلوم ہو جیسے ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اس پر حضرت غضب ناک ہو گئے اور فرمایا:

تُعْرَفُ بِـ «خُطْبَةِ الْأَشْبَاحِ» وَ هِيَ مِنْ
جَلَائِلِ خُطْبِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ كَانَتْ
سَأَلَهُ سَائِلٌ أَنْ يَصِفَ اللَّهُ حَتَّى
كَانَهُ يَرَاهُ عِيَانًا، فَغَضِبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لِذَلِكَ (وَ قَالَ):

تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے کہ جو فیض و عطا کے روکنے سے مالدار نہیں ہو جاتا اور جود و عطا سے کبھی عاجز و قاصر نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اس کے سوا ہر دینے والے کے یہاں داد و دہش سے کمی واقع ہوتی ہے اور ہاتھ روک لینے پر انہیں برا سمجھا جا سکتا ہے۔ وہ فائدہ بخش نعمتوں اور

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَفِرُّهُ الْمَنَعُ وَ
الْجُبُودُ، وَ لَا يُكْدِيهِ الْإِعْطَاءُ وَ الْجُودُ،
إِذْ كُلُّ مُعْطٍ مُنْتَقِصٌ سِوَاهُ،
وَ كُلُّ مَانِعٍ مَذْمُومٌ مَا خَلَاهُ،